

سُورَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ سِتُّونَ آيَةً

سورہ الناس مدنی ہے اور اس میں چھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳

اے حبیب! عرض کیجئے میں پناہ لیں ہوں سب انسانوں کے پروردگار کی، سب انسانوں کے بادشاہ کی، سب انسانوں کے معبود کی۔

۱۔ اس سے پہلی سورت میں ان مضرتوں اور شرانگیزیوں سے پناہ طلب کی گئی تھی جو انسان کے ظاہری صلاحت اور جسمانی ضروریات کو متاثر کرتی ہیں، اس لیے جس کی پناہ لینے کی تمکین کی گئی، اس کا تعارف صرف رب الغلق رحم کا پروردگار سے کرانے پر اکٹھا کیا گیا۔ اب ایمان اور ایقان کو جو خطرات درپیش ہیں ان کی روحانی دنیا پرچم یلغاروں اور پوریشوں کا اندیشہ ہے ان سے پناہ لینے کی ہدایت کی جا رہی ہے۔ متاع دین و ایمان یقیناً جسم اور جسمانی نعمتوں سے کہیں اہم اور بیش قیمت ہے اس لیے جس ذات پاک کے واسطے عافیت میں پناہ لینے کا حکم دیا جا رہا ہے اس کا تفصیلی تعارف کرا دیا گیا تاکہ ہر شخص اپنی ہمت اور ذہنی بالیدگی کے مطابق اس کی عظمت کا اعتراف کر سکے اور حسب حیثیت اسی جذب و شوق سے اس کی پناہ لے۔

عام آدمی کی نگاہ فقط ان نعمتوں تک محدود رہتی ہے جو اس کی ظاہری نشوونما میں مدد و معاون ثابت ہوں۔ اگر اسے کھانا اچھا مل جائے، رہنے کے لیے آرام دہ مکان میسر آجائے، اس کی روزمرہ کی ضروریات آسانی، بلکہ فراوانی سے پوری ہوتی رہیں تو وہ مطمئن اور مسرور ہو جاتا ہے۔ معاشی حوائج کی سرحد سے آگے جھانکنے کی اس کو کبھی نہ خواہش ہوتی ہے اور نہ اس میں ایسی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے رب الناس دوگوں کا پروردگار کے کلمات سے اللہ تعالیٰ کا تعارف کرایا کہ تمہیں اسی ذات سے پناہ مانگنے کا حکم دیا جا رہا ہے جو تمہاری جملہ ضروریات کا کفیل ہے جس کی مہربانی سے تمہاری زندگی محفوظ اور ناپوسیوں سے پاک ہو جائے گی تو وہ مطمئن ہو جاتے ہیں۔

لیکن تمام انسانوں کے حوصلے یہاں تک محدود نہیں ہوتے۔ بعض چاہتے ہیں کہ عدل و انصاف کی بالادستی ہو، کسی پر ظلم نہ کیا جائے، کسی کو اس کے جائز حقوق سے محروم نہ کیا جائے، اگر کوئی ظالم بننے کی کوشش کرے یا کسی کا حق غصب کرنے کا ارادہ کرے تو اس کی تمام وجاہتوں اور شوکتوں کو بالائے طاق رکھ کر انصاف کے تقاضے پورے کیے جائیں۔ یہ کام ایک امتیاز سلطان اور طاقتور حاکم ہی انجام دے سکتا ہے اس لیے ان لوگوں کو بتایا کہ جس کی پناہ لینے کا تمہیں درس دیا جا رہا ہے وہ صرف تمہاری معاشی ضروریات کا کفیل ہی نہیں بلکہ وہ بادشاہ اور فرمانروا بھی ہے۔ اس کا حکم ہر وقت ہر جگہ ہر چیز پر نافذ ہے۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي

بَارِبَارٍ مِّنْ دُونِ الْإِنْسَانِ ۝ الْوَسْوَاسُ الْخَنَّاسُ هُوَ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُلُوبِ الْبَشَرِ ۝

کسی کی مجال نہیں کہ اس کے حکم سے سربانی کر سکے۔ وہ عادل اور منصف ہے۔ کسی پر جبر و تشدد اس کا شیوہ ہی نہیں۔ اس قسم کے لوگوں کو ایسے عظیم سلطان کا تعارف مَلِکُ النَّاسِ کے کلمات سے کرایا گیا تاکہ ان کا اضطراب دور ہو جائے۔ تیسرے اور اعلیٰ قسم کے وہ لوگ ہیں جو محض اس لیے اس سے محبت کا دم بھرتے ہیں، شخص اس لیے اس کے دامنِ معافیت کے سایہ کے طلب گار ہیں کہ وہ ان کا معبود ہے۔ وہ بھوک برداشت کر سکتے ہیں، وہ محرومیوں پر راضی برضاہ کر سکتے ہیں، وہ طاغوتی قوتوں کے ہر تیرہ قسم کے سامنے خوشی سے اپنا سینہ تان سکتے ہیں، ان کے ہونٹ حرفِ شکایت سے بھی آشنا نہیں ہوتے، وہ فقط اس لیے اس سے پیار کرتے ہیں کہ وہ معبودِ برحق ہے، وہ ان کا خداوندِ کریم ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ والناس کے مبارک کلمے ذکر کیے گئے۔

جب انسان اللہ تعالیٰ کو اس کی ان تینوں صفاتِ کمالیہ سے پہچان لیتا ہے تو وہ اسی کی جناب میں فریاد کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار! اے ملکوتِ السموات والارض کے حقیقی فرمانروا! اے مجھ بگڑ سونٹا اور دلِ خستہ کے عشق و محبت کے مرکز! مجھے ہر قسم کے شیاطین کی چودہ دستوں سے بچا۔ ان کی دوسو سا اندازوں کا مقابلہ کرنے کی ہمت عطا فرما اور اس نجیف و ذلیل انسان کی دیکھیری کر اور اسے اس کی منزل تک پہنچا۔ جب یہ سعادت اسے حاصل ہوتی ہے تو اس کی اولوالعزمی کی شان قابلِ دید ہوا کرتی ہے۔ حضرت ہاجرہ سے شیطان آکر کہتا ہے: جانتی ہے ابراہیمؑ تیرے منت بگڑ کو آج نسلِ دھلا کر اسے ذبح کرنے کے لیے لے جا رہا ہے؟ ہاجرہ نے کہا: پاگل تو نہیں ہو گئے، کبھی باپ بھی اپنے بیٹے کو ذبح کیا کرتا ہے؟ پھر وہ باپ جس کو پیرائے سال میں چاند سے حسین تر بچہ نصیب ہوا ہو، اس نے کہا اس کے خدانے اسے حکم دیا ہے کہ اپنے بچے کو ذبح کر دے۔ یہ سن کر ہاجرہ نے بڑی بے نیازی سے کہا اگر میرے رب کا حکم ہے تو ایک اسماعیلؑ کیا لاکھوں اسماعیل اس کی رضا کے لیے قربان کیے جا سکتے ہیں یہ ان لوگوں کی حالت ہوتی ہے جنہیں رب کریم اپنی پناہ میں لے لیا کرتا ہے۔

۱۔ دوسو: حدیثِ نفس کو کہتے ہیں۔ دوسو اس: دل میں طرح طرح کے خیالات ڈالنے والا۔ خناس: پیچھے کھسک جانے والا، دھبک جانے والا۔

جب کوئی شخص کسی کو اس کی افتادِ طبع کے خلاف کسی کام پر اکساتا ہے تو اس کا پہلا ردِ عمل براشاید یہ ہوتا ہے۔ وہ بڑی حمارت سے اس خیال کو جھٹک دیتا ہے۔ ہر دوسو سا انداز اصرار نہیں کرتا، بلکہ پیچھے کھسک جاتا ہے۔ بظاہر پاپائی اختیار کرتا ہے پھر موقع ملنے پر وہی بات اس کے کانوں میں ڈالتا ہے۔ اگر وہ پھر بھی تیوری چڑھائے، تو وہ دھبک جاتا ہے۔ یہ سلسلہ جاری رہتا ہے آہستہ آہستہ اس کا ردِ عمل کمزور ہونے لگتا ہے، یہاں تک کہ وہ دن آجاتا ہے کہ یہ شخص حسن بات پر پہلی بار برا فروخت ہو گیا تھا، وہ خود لپک کر اس کی طرف بڑھتا ہے شیطان کا یہی طریقہ ہے۔ وہ انسان کو گمراہ کرنے کی کوششوں سے تنکنا نہیں، بلکہ لگاتار اپنی کوشش

صُدُورِ النَّاسِ ۱۱۳ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ ۱۱۴

لوگوں کے دلوں میں - خواہ وہ جہنم میں سے ہو یا انسانوں سے ملے

جاری رکھتا ہے کبھی مٹا کرتا ہے کبھی دفعتاً اپنی اختیار کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ بڑے سے بڑے زبردست انسان کو اگر اسے اپنے لب کی پناہ حاصل نہ ہو تو پیادوں شانے چیت گرا دیتا ہے۔ اس کی ان دونوں پیالوں کو دوسرا اس اور خناس کے الفاظ استعمال کر کے بیان کر دیا۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ جب شیطان انسان کو ذکر الہی سے غافل پاتا ہے تو اس کے حملے شروع ہو جاتے ہیں اور جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور کسی کوئی نہیں ٹھپ جاتا ہے۔ بعینہ اسی طرح جیسے کوئی چور نقب لگا رہا ہو اور کہیں سے روشنی نمودار ہو جائے تو وہ نقب لگانا بند کر دیتا ہے اور ایک بے جان پتھر کا رُوپ دھار لیتا ہے اور جب روشنی بجھ جاتی ہے تو پھر اپنا شغل شروع کر دیتا ہے۔

۱۱۳ اس کی دوسرا انداز ہی بڑے ماہرانہ اور عیارانہ انداز سے ہوتی ہے۔ چپکے سے وہ دلوں میں دوسرے ڈالتا رہتا ہے۔ وہاں کی پرسکون فضا میں تمکد پر پا کر دیتا ہے۔ دوسرا انداز ہی کا یہ دھندلچٹوں اور انسانوں میں سے شریر لٹوسس دونوں کرتے ہیں۔ ایسے افراد کو قرآن کی اصطلاح میں شیاطین کہا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ مَنجَبٍ عَدُوًّا شياطينَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ۔ بے شک بندے کو جب تک اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ ملے اس کی متاع جان و ایمان کا محفوظ رہنا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

۱۱۴ الہی تیرا یہ عاجز بندہ جس کا علم بھی ناقص، فہم بھی نارسا، ہمت بھی پست اور قوتِ مدافعت بھی نہ ہونے کے برابر ہے اسے اپنی پناہ میں لے لے۔

میرا ایمان، میرا یقین، میرا ذوق، میرا شوق، تیرے محبوبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی ایک نمونہ بنی ہوئی شمع، سب تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ اپنی توغیر سے اپنی اس کتابِ محمدؐ کی خدمت کی جو سعادت اٹھنے اس فورہ ناہیز بندہ کے بس کو ارزانی فرمائی ہے اس کو قبول فرما!

تیرے محبوبِ بندے حضرت غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کی یہ دو شعر یہ رُوسیاہ بھی خدمتِ عالی میں پیش کرنے کی جرأت کرتا ہے۔

ایسا رکھی ضیم وانت ظہیری اذ ظلم فی الدنیا وانت نصیری

فصار علی حامی الحقی وهو تادیر اذا ضاع فی البیداء عقال بعیری

الہی! اس ناہیز بندے پر رحم فرما۔ اسے نگاہِ لطف و کرم سے ہمیشہ نوازا! اس کی خطاؤں کو بخش دے۔ اس کے ماں باپ کو بخش دے! ان کے درجات کو بلند فرما! اس کے اہل و عیال کو بخش دے! اس کے احباب گرامی کو بخش دے۔ دارالعلوم حمہ

غوث کے اس مذہب، طلبہ اور اس کے معاونین کو بخش دے، انبیاء القرآن کو شرف قبول عطا فرما! اس کو اپنے بندوں کی بہت کاسبب بنا! اور مجھ خطاکار و رؤسیاہ کی بخشش کا سامان بنا!

الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين اياك نعبد و
اياك نستعين اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم
غير المغضوب عليهم ولا الضالين امين۔

اللهم صل على حبيبك الزكرم و نبيك المعظم و رسولك المحترم حبيبى
و قدرة عيسى و سرور قلبى ملجأى و ملاذى فى الدارين سيدى و سيد الخلق
محمد منيع الجود و الكرم من الصلوات اطيبها و من التسليمات انكسرها
و من البركات اسنمها و من التحيات اجملها و على اله الكرام و اصحابه العظام و
من احبه و اتبعه الى يوم الدين۔ اللهم اجعلنا من احبائه و من خدام دينه و انصر
شريعته و ارزقنا محبته و احشربنا فى زمرة تحت لواء الحمد يا ارحم
الراحمين۔

رب اوزعنى ان اشكر نعمتك التى انعمت على و على والدى و ان اعمل صالحا
ترضاه و اصلح لى فى ذرىعتى انى تقبلى اليك و انى من المسلمين۔

فاطر السموات و الارض انت و لى فى الدنيا و الاخرة قوفى مسلما و الحقنى
بالصالحين۔

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و اشهد ان سيدى و حبيبى
محمد اعبده و رسوله۔

سبحان الله و بحمده سبحان الله العظيم۔

لا حول و لا قوة الا بالله العلى العظيم۔

اپنے کریم و رحیم اور عزیز و حکیم پروردگار پر توکل کرتے ہوئے یہ نغیف و نغیف مسافر جس منزل کی طرف کریم رمضان المبارک ۱۴۶۹ھ
بروز دوشنبہ (۲۹ فروری ۱۹۹۳ء) روانہ ہوا تھا اپنے کریم و رحیم اور عزیز و حکیم پروردگار کی توفیق سے آج بتاریخ ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۶۹ھ
بروز خمیس (۲۳ مارچ ۱۹۹۳ء) اس منزل پر اس ساعت سعید میں پہنچا جب نوؤن عصر کی اذان میں

اشہد ان محمدا رسول الله

کا جلال پرورد اور جہاں افروز اعلان کر رہا ہے، میں بھی اعلان کرتا ہوں:

اشهد ان لا اله الا الله
 اشهد ان محمدا رسول الله
 اللهم صل وسلم وبارك على طوالتجليات الاحسانية ومهبط الانوار الرحمانية
 عبدك وحييدك محمد
 وعلى اله واصحابه ومن اخبىه واتبعه الى يوم الدين
 عبدك المسكين
 محمد كرم شاه